SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, October 1, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty seven minutes after ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقسمو باللہ جھد ایمانھم لئن جآئھم نذیر لیکونن اھدیٰ من احدی الامم فلما جآء ھم نذیر ما زادھم الا نفورا O استکباراً فی الارض ومکر السیی ولا یحیق المکرالیسی الا باھلہ فھل ینظرون الا سنت الاولین فلن تجد لسنت اللہ تبدیلاً ولن تجدا لسنت اللہ تحویلاً O اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلھم وکانوا اشد منھم قوۃ وما کان اللہ لیعجزہ من شی فی السموات ولا فی الارض انہ کان علیما قدیرا O ولو یواخذاللہ الناس بما کسبوا ما ترک علیٰ ظھرھا من دآبۃ ولکن یوخرھم الیٰ اجل مسمی فاذا جاء اجلھم فان اللہ کان بعبادہ بصیرا O

ترجمہ : یہ لوگ کڑی کڑی قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ اگر کوئی خبردار کرنے والا ان کے ہاں آ

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, October 1, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty seven minutes after ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقسمو باللہ جھد ایمانھم لئن جآئھم نذیر لیکونن اھدیٰ من احدی
الامم فلما جآء ھم نذیر ما زادھم الا نفورا O استکباراً فی الارض
ومکر السیی ولا یحیق المکرالیسی الا باھلہ فھل ینظرون الا سنت
الاولین فلن تجد لسنت اللہ تبدیلاً ولن تجدا لسنت اللہ تحویلاً O
اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلھم
وکانوا اشد منھم قوۃ وما کان اللہ لیعجزہ من شی فی السموات ولا
فی الارض انہ کان علیما قدیرا O ولو یواخذاللہ الناس بما کسبوا ما
ترک علیٰ ظھرھا من دآبۃ ولکن یوخرھم الیٰ اجل مسمی فاذا جاء
اجلھم فان اللہ کان بعبادہ بصیرا O

ترجمہ : یہ لوگ کڑی کڑی قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ اگر کوئی خبردار کرنے والا ان کے ہاں آ

گیا تو ہوتا تو یہ دنیا کی ہر دوسری قوم سے بڑھ کر راست رو ہوتے۔ مگر جب خبردار کرنے والا ان کے پاس آ گیا تو اس کی آمد نے ان کے اندر حق سے فرار کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کیا۔ یہ زمین میں اور زیادہ استکبار کرنے لگے اور بری بری چالیں چلنے لگے' حالانکہ بری چالیں اپنے چالیں والوں ہی کو لے بیٹھتی ہیں۔ اب کیا یہ لوگ اس کا انتظار کر رہے ہیں کہ پچھلی قوموں کے ساتھ اللہ کا جو طریقہ رہا ہے وہی ان کے ساتھ برتا جائے۔ یہی بات ہے تو تم اللہ کے طریقے میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے اور تم کبھی نہ دیکھو گے کہ اللہ کی سنت کو اس کے مقرر راستے سے کوئی طاقت پھیر سکتی ہے۔ کیا یہ لوگ زمین میں کبھی چلے پھرے نہیں ہیں کہ انہیں ان لوگوں کا انجام نظر آتا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں اور ان سے بہت زیادہ طاقت ور تھے؟ اللہ کو کوئی چیز عاجز کرنے والی نہیں ہے' نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔ وہ سب کچھ جانتا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اگر کہیں وہ لوگوں کو ان کے کئے کرتوتوں پر پکڑتا تو زمین پر کسی متنفس کو جیتا نہ چھوڑتا۔ مگر وہ انہیں ایک مقرر وقت تک کے لئے مہلت دے رہا ہے۔ پھر جب ان کا وقت آن پورا ہو گا تو اللہ اپنے بندوں کو دیکھ لے گا۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے پہلے Leave Applications لے لیتے ہیں۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین ، جناب عامر خان مگسی نے ذاتی مصروفیات' کی وجہ سے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ ان کی رخصت منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، جناب چیئرمین! میں نے اسلام آباد کے رہائشی اور کمرشل پلاٹ جو 1994-95ء میں الاٹ کئے گئے ہیں ان کی تفصیل دے دی ہے' تا کہ اس کو ممبران دیکھ سکیں۔

جناب چیئرمین ، جی جناب وزیر صاحب نے 1994-95ء میں اسلام آبا میں رہائشی اور کمرشل پلاٹ الاٹ ہوئے ہیں سی ڈی اے کی طرف سے' اس کی تفصیل دے دی ہے ' وہ یہاں

پر موجود ہے اگر کوئی دیکھنا چاہے تو دیکھ سکتا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ ، جناب چیئرمین! اگر اس کی کاپی دے دی جائے تو بہتر ہے۔

جناب چیئرمین ، یہ کافی موٹی چیز ہے، دیکھ لیں اگر کاپی کرانی ہے تو پھر کاپی کرا لیں۔

Mr. Chairman: It will be placed in the Library.

آپ دیکھ لیں، اگر کوئی سوال کرنا ہے تو fresh کر لیں، بہرحال کل تو اجلاس ہی ختم ہو رہا ہے۔ جی جناب اشتیاق اظہر صاحب۔

POINT OF ORDER: Re: Custodial Killing in Karachi.

سید اشتیاق اظہر - جناب چیئرمین! میں انتہائی افسوس کے ساتھ ایم کیو ایم کے تین کارکنوں کے اذیت ناک مصیبت اور پھر custodial killings کے حوالے سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔فیروز الدین ہمارا کارکن تھا جس پر اذیت کا ہر وہ حربہ استعمال کیا گیا جس کے تصور سے روح کانپ اٹھتی ہے ظالموں نے ناف تک اس کا پیٹ چیر دیا تھا جس سے خون رس رہا تھا فیروز الدین نے زخم جج صاحب کو دکھائے تو جج نے کہا (کورٹ نمبر ۱ قاضی اکبر) کہ بس کرو میں اب اور نہیں دیکھ سکتا 28 ستمبر کی رات پولیس اور رینجرز کے مشترکہ سکواڈ نے اس کے باوجود جج قاضی اکبر نے اس کا جوڈیشل ریمانڈ دینے سے انکار کر دیا تھا اور کہا تھا کہ جیل لے جاؤ اور وہاں ہسپتال میں اس کا علاج کرو اس سب کو defy کیا اور اس کو لے گئے اور اس کے بعد اس کو شہید کیا گیا اور اس کے ساتھ دو اور کارکنوں محمد علی، اختر قریشی کو بھی قتل کر دیا اور اس جرم میں (کورٹ نمبر ۱ کے جج قاضی اکبر) جس نے ان کا جوڈیشل ریمانڈ دیا تھا اور اس کو جیل بھیجنے کو کہا تھا اور اس کا علاج کرنے کے لئے کہا تھا اس جج کا تبادلہ دادو کر دیا گیا یہ ایک انتہائی اذیت ناک عمل ہے جس کے خلاف اور ان دو آدمیوں کے خلاف پورے کراچی میں آج ہڑتال ہے اور ظاہر ہے کہ جب یہ ظلم و تشدد ہوگا custodial killings ہوں گی بہیمانہ تشدد کا ایسا انداز اختیار کیا جائے گا کہ جس کی تاریخ میں مشکل سے مثال ملے گی تو ظاہر ہے کہ اس پر ہڑتال ہوگی اور اس پر احتجاج کیا جائے گا میں یہی چند الفاظ آپ کی خدمت میں اور آپ

کے توسط سے ایوان کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین - جی جناب شیخ صاحب آپ بھی اسی مسئلے پر بات کریں گے؟

جناب آفتاب احمد شیخ - میں آپ کے سامنے پچھلے دنوں میں نَیس فاطمہ، انیس اور شاذیہ فاروق کے کیسوں کے بارے میں عرض کر چکا ہوں جو custodial killings ہوئی ہیں ان میں آصف زیدی، محمد سعید، منیر چاچا، جاوید شیخ، مرتضے انور، اب تین جو ہیں یہ تو پہلے ہو چکے تھے یہ تین کل کے ہیں 28 تاریخ کے ہیں جو کہ فیروز الدین، محمد علی، پرویز اختر یہ تین اشخاص تھے۔ فیروزالدین کو 18 تاریخ کو گرفتار کیا گیا اور 18 تاریخ سے 26 تاریخ تک ان پر تشدد کیا گیا 26 تاریخ کو ان کو دہشت گردی کورٹ نمبر ایک جس کے جج قاضی محمد اکبر صاحب تھے ان کے سامنے پیش کیا گیا مجرموں کی لائن میں ان کو پیچھے کھڑا کیا گیا ان کے وکیل نے کہا کہ جناب ذرا اس کا جسمانی معائنہ تو کرلیں تو اس کو سامنے لایا گیا سامنے لایا گیا تو پیٹ چاک تھا اور پورا جسم زخموں سے چور چور تھا زخمی نے قمیض اٹھا کر پیٹ دکھانے کی کوشش کی تو کورٹ نے کہا کہ بس میں نے دیکھ لیا انہوں نے پراسیکیوشن کی ریکوسٹ ریفیوز کر دی اور یہ کہا کہ نہیں He will not be remanded to you. He will go to jail custody اس حکم کے باوجود اس کو جیل میں نہیں لے جایا گیا اور واپس رینجرز والے اپنی تحویل میں لے گئے وہاں اس کو اور اس کے ساتھ محمد علی جو گرفتار تھا اس کے ساتھ پرویز اختر قریشی تینوں کو شہید کر دیا گیا تینوں کو مار دیا گیا۔ جو اس کا سب سے زیادہ تاریک پہلو ہے وہ یہ ہے جناب چیئرمین! کہ اس پاداش میں کہ جج نے یہ کہا کہ میں custody آپ کو نہیں دوں گا اور یہ custodyجیل جائے گی اس جج کا تبادلہ اب کراچی سے دادو میں کر دیا گیا۔ میری عرض یہ ہے جناب چیئرمین! کہ human rights کے violation کے بارے میں جو میں آپ سے روزانہ گوش گزار کررہا ہوں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں میں اس سلسلے میں درخواست دے چکا ہوں کہ چیئرمین صاحب Human Rights کمیٹی میں میرے ساتھ میرے اور سینیٹروں سے بھی سائن کیا اس درخواست کو کہ کارروائی ہونی چاہئیے اس وقت تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے اور آج اس سے زیادہ کوئی تشدد کی بات نہیں ہوسکتی کہ عدالت کہہ رہی ہے کہ یہ custody آپ کو نہیں ملے گی اس لئے کہ بے انتہا تشدد کیا ہے آپ نے اس پر اور یہ جیل جائے گا اس کو جیل نہیں لے گئے اس کو لا کر مار دیا قتل کر دیا اس ملک میں نہ کوئی دستور ہے اور نہ کوئی قانون ہے جناب چیئرمین! اس فلور پر جہاں ہم یہ بات اٹھا رہے

ہیں۔ یہ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے ہمیں اتنی بات کہنے کی اجازت دی ورنہ کہیں کوئی شنوائی نہیں ہے، کوئی سننے والا نہیں ہے۔ کون سا فورم ایسا ہے کہ جس میں ہم لوگوں نے یہ بات نہ اٹھائی ہو؟ یہ accepetd بات ہے۔ The man was under arrest. پھر encounter دکھا کر کے تینوں کو مار دیا گیا۔ جناب چیئرمین! میں اس ضمن میں صرف اتنا ہی کر سکتا ہوں کہ اس بات کو اٹھانے کے بعد احتجاجاً واک آؤٹ کروں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جی وزیر قانون صاحب آپ اس پر کچھ بولنا چاہتے ہیں؟ جناب رضا ربانی صاحب، این ڈی خان صاحب اس پر آپ کچھ بولنا چاہتے ہیں؟ جی نسرین جلیل صاحبہ کی بات بھی سن لیں۔

مسز نسرین جلیل۔ جناب چیئرمین! آپ نے سنا کہ آفتاب شیخ صاحب اور اشتیاق اظہر صاحب نے جو تفصیلات بتائی ہیں۔ وہ سندھ کے شہری علاقوں میں مستقل ایم کیو ایم کے کارکنوں کو اس طرح سے مارا جا رہا ہے لیکن جو بقایا عوام کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اس کو بھی روکنا انتہائی ضروری ہے۔ حکومت ایک ایجنڈے، ایک پلان، ایک سازش کے تحت مہاجروں کی نسل کشی کر رہی ہے۔ اب مسئلہ صرف عوام کے حقوق کا نہیں ہے بلکہ عوام کی بقاء کا مسئلہ ہے اور عوام کی بقاء کے ساتھ اس ملک کی سلامتی وابستہ ہے۔ جناب چیئرمین! ضروری ہے کہ ہم حکومت سے explanation مانگنے کی بجائے حقیقت معلوم کریں کہ ہے کیا؟ کیا واقعی شہری سندھ میں عوام کو جانی، سیاسی اور معاشی طور پر ختم کیا جا رہا ہے؟ یہ جاننا انتہائی ضروری ہے۔ اس لئے کہ جو واقعات ہم آپ کے علم میں لا رہے ہیں وہ چند واقعات ہیں، چند چیزوں کی نشاندہی ہو رہی ہے۔ جب کہ جو ظلم وستم ہو رہا ہے۔ ہم جو آپ کو بتا رہے ہیں وہ اس کا عشرعشیر بھی نہیں ہے۔ جو وہاں پر زیادتیاں کی جا رہی ہیں۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب این ڈی خان صاحب۔ ان کی بات سن لیں on this issue. پھر طارق صاحب آپ کی بات سن لیتے ہیں۔

پروفیسر این ڈی خان۔ جناب چیئرمین صاحب! شکریہ چونکہ ابھی مواد میرے پاس آیا ہے تو میں سیاق و سباق اور تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا۔ آج شہید ملت لیاقت علی خان کا یوم ولادت ہے اور ان کا سالانہ یوم ولادت منانے کا حکومت نے اعلان کیا ہے اور کیبنٹ کے

اس فیصلے کے تحت میں ان انتظامات کا چیئرمین بھی ہوں لیکن میں انتہائی افسوس کے ساتھ اظہار کر تا ہوں کہ آج ایم کیو ایم الطاف گروپ کی طرف سے پہیہ جام ہڑتال کا اعلان کیا گیا ہے اور میں نے کل پریس کانفرنس میں یہ بھی کہا تھا کہ آج کی ہڑتال کو اس تاریخی یوم کے حوالے سے موخر کیا جائے ۔ جہاں تک کراچی کی صورت حال کے سلسلے میں دو ایک واقعات کو وجہ ہڑتال بتایا گیا ہے تو گزشتہ کافی طویل عرصہ سے کراچی جس صورت حال کا شکار ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے ۔ وہ صاحب صدارت کے علم میں بھی ہے اور ملک کے ہر شخص کو بھی معلوم ہے ۔ کل ہی کا واقعہ ہے کہ ایک لیڈی خاتون انسپکٹر بھی ماری گئی اور روز اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں جن میں معصوم شہری بھی مارے جاتے ہیں اور Law Enforcing Agencies کے personnel بھی مارے جا رہے ہیں ۔ یہ جو واقعات بالخصوص اٹھائے گئے ہیں ۔ اس کی تفصیلات میں ہاؤس کے سامنے رکھنے کے لئے تیار ہوں ۔ یہ لوگ دہشت گردی میں ملوث ہیں اور پچھلے دنوں جب مذاکرات ہو رہے تھے اور مذاکرات کو موخر کیا گیا تھا تو دو کارکنوں کے حوالے سے کہا گیا تھا کہ وجہ یہ ہے کہ زیدی کو اور سعید نیگرو کو تشدد کے ذریعے مارا گیا تو میں نے رپورٹ طلب کی تھی اور اس رپورٹ کی روشنی میں وہ police encounter میں مارے گئے تھے اور دونوں کے اوپر زیدی کے اوپر 49 کیسز تھے بشمول کوچ کے اندر جو مارے گئے تھے ۔ جس میں چودہ پندرہ آدمی مارے گئے تھے اور اس کے علاوہ پیپلز پارٹی کے کئی بانی کارکن ماما اقبال اصغر پاکستانی وغیرہ کو ہلاک کیا گیا تھا وہ اس میں ملوث تھے اور اس طرح کے 43 کیسز زیدی کے اوپر تھے ۔ اسی طرح سے سعید کالیا کے اوپر مختلف پولیس اسٹیشن میں 17 کیسز رجسٹرڈ تھے۔ یہی پوزیشن ان دو حالیہ واقعات کی ہے جس میں بتایا گیا کہ وہ دہشت گردی اور داستانوں میں ملوث تھے ۔ اگر ریکارڈ کی چھان بین کی جائے تو گزشتہ دنوں ایک دہشت گرد کو جب مارا گیا تھا تو اس پر بھی احتجاج اور ہڑتال کی گئی تھی تو حکومت سندھ نے اس بات کا فیصلہ کیا تھا کہ اس کے لئے enquiry commission, constitute کی جائے ، سبزواری کے سلسلے میں ، لیکن MQM الطاف گروپ کی طرف سے اس enquiry کا بائیکاٹ کیا گیا اور پھر اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہو سکا۔ چونکہ یہ معاملات صوبائی حکومت کے معاملات ہیں' Law and Order کا مسئلہ ہے، کراچی جس صورتحال کا شکار ہے وہ آپ کے سامنے ہے ، بے گناہ شہری ہلاک ہوتے ہیں' Law Enforcing Agencies کے personnels مارے جاتے ہیں اور جن واقعات کی طرف انہوں نے نشاندہی کی ہے ہم آپ کے

سامنے اس کا پورا ریکارڈ لانا چاہتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ دہشت گردی کے واقعات ہیں اور حکومت امن و امان بحال کرنا چاہتی ہے ،صوبائی حکومت کی پوری کوشش ہے کہ شہر کے اندر معمول کے حالات بحال ہو جائیں۔ اور مذاکراتی ٹیم کے سربراہ کی حیثیت سے خود میری کوشش یہ ہے کہ MQM الطاف گروپ کے ساتھ جو مذاکرات چل رہے ہیں اس کے ذریعے سے سیاسی سمجھوتہ کیا جائے ، اور میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت کے پاس legal, moral اور political legitimacy ہے ، وہ ایک منتخب حکومت ہے ، وہ عوام کی طاقت اور حمایت سے برسر اقتدار آئی ہے ، وہ عوام سے کیسے متصادم ہو سکتی ہے ۔ لیکن جہاں عام شہریوں کے جان و مال کو تحفظ فراہم نہ ہو ، وہاں حکومت کی ذمہ داری ہے کہ دہشت گردی کا مقابلہ کرے اور عام شہریوں کے معمول کے حالات ، امن و امان ، جان و مال کا تحفظ فراہم کرے ۔ تو میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہڑتالوں سے گریز کرنا چاہیئے ، دہشت گردی سے لاتعلقی اور دہشت گردوں سے عدم تعلق کا اعلان کر کے حکومت کی مذاکراتی ٹیم کے ساتھ تعاون کیا جائے ، جو مذاکرات موخر کئے ہیں انہیں بحال کیا جائے تا کہ اس قسم کے واقعات اور شکایتوں کا بھی جائزہ لیا جا سکے ، inquiries بھی کی جا سکیں اور شہر میں امن و امان کی صورت بحال کی جائے ، سیاسی ذرائع کے ذریعے سے ، اور میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت اپنی رٹ کو تہس نہس نہیں ہونے دے گی ، وہ Rule of Law قائم کرنا چاہتی ہے ، دستور پاکستان کے تمام سیاسی تقاضوں کو پورا کرنا چاہتی ہے جو اس کے لئے ممکن ہے ۔ تو میں یہی کہوں گا کہ اس قسم کے واقعات کی شکایت کا ازالہ مذاکرات کے ذریعے سے ہی ہو سکتا ہے ، تو ان اراکین کو اپنی ٹیم کو یہ ہدایت کرنی چاہیئے کہ وہ مذاکرات جو انہوں نے موخر کئے ہیں اسے بحال کریں ۔ جہاں تک یہ سوال ہے کہ کوئی سننے والا نہیں ہے ، یہ کہنا درست نہیں ہے ، ہم ایک جمہوری نظام میں رہتے ہیں جہاں اخبارات بھی آزاد ہیں ، جہاں عدالتیں بھی خود مختار ہیں ، جہاں مقننہ کے معمول کے مطابق اجلاس ہوتے ہیں ، 8 مرتبہ ہم نے قومی اسمبلی میں کراچی کے حالات و واقعات کے اوپر سیر حاصل گفتگو کی ہے ، جائزہ لیا ہے کہ دہشت گردی کی نوعیت کیا ہے اور تشدد کے واقعات کی حیثیت کیا ہے ؛ ہم نے سینٹ کے اندر بھی اس پر سیر حاصل گفتگو کی ہے اور جب بھی ضرورت ہو حکومت اس بات کے لئے تیار ہے کہ جو شکایتیں ہیں اس پر پوری طرح سے تجزیہ اور جائزہ لیا جائے ، لیکن ریکارڈ سامنے رکھ کر ، واقعات سامنے رکھ کر ، صرف واقعات کو سیاسی ulterior motive کے

ساتھ پیش نہیں کیا جانا چاہیئے بلکہ کراچی کو جو اس وقت سنگین ترین مسئلہ درپیش ہے ' امن و امان ' جان و مال کے تحفظ کا ' اسے پیش نظر رکھ کر پوری صورت کا ہمیں جائزہ لینا چاہیئے اور اس نظام کو بچانے کے لئے دوسرے کے ساتھ اشتراک اور سیاسی افہام وتفہیم کے ذریعے مسائل کو حل کرنا چاہیئے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ جی طارق چوہدری صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے ؟

جناب محمد طارق چوہدری۔ جناب چیئرمین! میں صرف یہ درخواست کرنا چاہ رہا ہوں کہ ہمارے شیخ صاحب نے کراچی کے حالات پر جو کچھ ہو رہا ہے اس کی شکایت کی ہے اور این۔ڈی۔ خان صاحب نے اس کا جواب دینے کی کوشش کی ہے ' بہرحال انفرادی طور پر جب بھی کراچی جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو جناب چیئرمین یہ شکایت عام ہے کہ وہ لوگ جو پولیس یا رینجرز کی حراست میں ہوتے ہیں ' انہیں قتل کر دیا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ پولیس مقابلے میں مارے گئے ۔ اس کے لئے آج شیخ صاحب نے ایک دو مثالیں دے کر آپ کے سامنے وضاحت کرنے کی کوشش بھی کی ہے ۔ جناب چیئرمین اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس مسئلے پر سینٹ اور قومی اسمبلی میں متعدد دفعہ بحث ہو چکی ہے اس کے باوجود ہماری بحث کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا ہے اور کراچی کے حالات بدستور برسوں سے خراب چلے آ رہے ہیں اور اب ایک دوسرے پر الزامات بہت شدت اختیار کر گئے ہیں اور خاص طور پولیس اور رینجرز کی حراست میں لوگوں کا قتل کیا جانا اور عورتوں کی گرفتاری سے انکار کیا جانا -- جناب چیئرمین پہلے بھی سینٹ میں یہ روایت موجود ہے کہ گزشتہ دور میں جب یہاں غلام اسحاق خان صاحب چیئرمین تھے تو انہوں نے خاص طور سندھ کے حالات کے بارے میں ایک کمیٹی تشکیل دی تھی اور اس کمیٹی نے ایک سال یا اس سے بھی زیادہ سندھ کے شہری اور دیہی علاقوں کا تفصیلی دورہ کیا ' وہاں کے تمام اہم لوگوں سے ملاقاتیں کیں اور اس کے بعد ایک رپورٹ پیش کی تھی ۔ اس رپورٹ کا کیا حشر ہوا وہ ایک الگ بحث ہے ؟ لیکن میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ہمارا بڑا ہی سلگتا ہوا مسئلہ ہے اس نے ہماری economy کو تباہ کر دیا ہے اس نے لوگوں کے امن و چین کو لوٹ لیا ہے ۔ اس نے پورے ملک میں عدم تحفظ کا احساس پیدا کر دیا ہے ۔ آج ہم ایک قوم ہرگز نظر نہیں آتے ۔ لہذا میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ اسی طرح ایک ایکشن لیں اور اس ایوان کی ایک

کمیٹی تشکیل دیں اور وہ کمیٹی ان حقائق کا پتہ چلائے ' ان الزامات کی چھان بین کرے جس طرح کے الزامات ابھی آپ کے سامنے آئے ہیں ۔ اگر آپ اس ایوان کی اس طرح کی کوئی کمیٹی تشکیل دیں تو کوئی حرج نہیں ہے اور وہ کمیٹی حقائق معلوم کرکے اپنی رپورٹ اس ایوان میں پیش کرے ۔

جناب چیئرمین۔ خان صاحب' ان کی تجویز پر غور کرلیں ' دیکھ لیں۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین' آج کراچی میں ہڑتال کی توجیح یا ہڑتال کے فیصلے سے صاف ظاہر ہے کہ ہڑتال کرنے والوں کو کراچی کے شہریوں اور ان کی جان و مال کا تو کوئی احترام تھا ہی نہیں ' انہوں نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ انہیں پاکستان کے پہلے وزیر اعظم شہید ملت لیاقت علی خان تک کا بھی ذرہ برابر احترام نہیں۔ ہڑتال کا قطعاً کوئی جواز نہیں ہے۔ مزید آٹھ ' دس غریب شہری ایم کیو ایم الطاف گروپ کی خون کی ہولی کا نشانہ بنیں گے اور مزید میرے شہر کراچی کا امن برباد کریں گے۔ جناب چیئرمین' میری گزارش یہ ہے کہ ایک set consistent pattern ہے اس پر غور کر لیں ۔ کل مقبوضہ کشمیر میں ہڑتال ہوئی ' وہاں مجاہدین آزادی نے مسلمانوں پر ہونے والے ظلم و تشدد پر ہڑتال کی ۔ آج ایم کیو ایم الطاف گروپ نے ہڑتال کی ۔ جب بھی مقبوضہ کشمیر کے مجاہدین آزادی ہندوستانی فوجی بربریت کے خلاف احتجاج کریں گے ' اپنے حقوق کے لئے ہڑتال کریں گے اس کی سزا الطاف حسین پاکستان کے شہریوں کو کراچی میں دہشت گردی کے واقعات کرکے دیتا رہے گا اور کھلم کھلا دے رہا ہے پورا pattern آپ چیک کرلیں ' میں جذباتی نہیں ہوں ۔ کراچی کے دعویدار' کراچی کا امن برباد کر رہے ہیں ۔ جناب والا! کس کا فائدہ ہے ؟ ہڑتال کرنے سے کیا وہ مقاصد حاصل ہوگئے؟ پچھلے کئی دنوں سے روز ہڑتال ہو رہی ہے ' کیا وہ مقصد حاصل ہوگیا جس مقصد کے لئے وہ ہڑتال کرتے ہیں؟ آپ نے احتجاج کرنا ہے تو حکومت کے خلاف کریں ' اداروں کے خلاف کریں لیکن کراچی کے معصوم شہریوں کو یہ دہشت گرد الطاف حسین سزا کیوں دے رہا ہے ۔ یہ ان کی زندگی کے پیچھے کیوں پڑا ہوا ہے ؟ جناب ' کوئی ظلم کی انتہا ہے ؟ وہ بے چارہ جو خوانچہ فروش ہے ' جو مزدور ہے جو کہ daily wages پر کام کرتا ہے اس کے بچوں کو روٹی الطاف حسین کھلائے گا؟ ان کو روٹی کون کھلائے گا؟ روز ہڑتال -- جناب بڑے بڑے لوگوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن غریب کا بچہ مارا جاتا ہے ' غریب کا بچہ مر رہا ہے ۔ غریب کا خوانچہ بند ہوتا ہے ' غریب کی دکان بند ہوتی ہے ' اس کا فائدہ

کیا؟ بھئی تمہاری حکومت سے لڑائی ہے تم حکومت کے خلاف لڑو تم خدا کے واسطے ان شہریوں کو جن کی نمائندگی کا دعویٰ تم کرتے ہو ان کو تو سزا مت دو۔ انہیں کس بات کی سزا دے رہے ہو بیچاروں کا کاروبار بند کر کے؟ انہیں کس جرم کی سزا دے رہے ہو؟ ہمارے ساتھ اختلاف ہے آپ حکومت کے ساتھ عدم تعاون کریں۔ آپ حکومت کے خلاف جتنی تنقید کرنا چاہتے ہیں مجھے اعتراض نہیں مجھے قطعاً اعتراض نہیں ہے کہ آپ حکومت پر بھرپور طریقے سے تنقید کریں۔ ناکردہ گناہوں کے الزامات کا سلسلہ جو جاری ہے وہ آپ کر رہے ہیں کریں بین الاقوامی سطح کے اوپر بھی پاکستان کے image کو damage کرنا مقصود ہے جو یہ کر رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! کراچی کے حالات تبھی درست ہوں گے جب ہم سب مل کر تہیہ کریں کہ ہم دہشت گردی کے خلاف، ہم سب دہشت گردی کی مذمت کریں، یہ عجیب مذاق ہے جناب چیئرمین! ایک دہشت گرد پولیس کا مقابلہ کرتے ہوئے مارا جاتا ہے اس کے اوپر تو اتنا واویلہ لیکن وہ دہشت گرد جس نے سینکڑوں میرے معصوم شہریوں کو مارا ہے ان شہریوں کی زندگی اور ان کی جان و مال کی کوئی اہمیت نہیں اس کی کوئی مذمت نہیں ہے۔ جناب یہ دہرا معیار نہیں چلے گا۔ ایس پی کے بیٹے کو مارا ہے۔ جناب یہ مسئلہ ہے تو یہ دہرا معیار نہ ہو ہمیں دہشت گردی کی مکمل طور پر مذمت مشترکہ طور پر یک زبان ہو کر کرنی پڑے گی تب یہ بات ختم ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جی جناب گچکی صاحب فرمائیے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب چیئرمین! یہ ہر سیشن میں ہم دیکھتے ہیں کہ کراچی کے مسئلے پر اور ایم کیو ایم کے بارے میں یہاں debates ہوتے ہیں، ہر ایک اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے point of order کے ذریعے سے یا adjournment motions کے ذریعے سے۔ جناب والا! میں چونکہ اس شہر میں رہتا ہوں میری تمام education بھی وہاں ہوئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ کراچی میں general جو masses ہیں اس کے ساتھ دونوں طرف سے زیادتی ہو رہی ہے terrorism الطاف گروپ کی طرف سے یقیناً ہے کم از کم اس شہر میں 35 سال سے میں رہ رہا ہوں مجھے اتنا اندازہ ہے کہ جن جن areas میں ان کا کنٹرول ہے وہاں پر باقاعدہ لوگوں کا قتل عام کیا جاتا ہے اور جو لوگ ان کا ساتھ نہیں دیتے ان کو torture کیا جاتا ہے ابھی recently اورنگی ٹاؤن میں لوگوں کا قتل عام کیا گیا ہم اس کی اس لئے آواز نہیں اٹھاتے ہیں اس انداز

میں کہ کل یہ ethnical problem ہو جائے گا اور وہ ethnical problem اس کو suit کرتا ہے وہ چاہتا یہی ہے کہ ethnical problems ہوں اور ethnical problems کے آڑ میں وہ Urdu speaking کو unite کرے اور اس کو دوسروں کے خلاف استعمال کرے ۔جناب چیئرمین! دوسری طرف ہمارے پولیس کا جو رویہ ہے وہ بھی صحیح نہیں ہے ایک علاقے میں ایک قتل ہو اس کے بعد اس علاقے کے تمام لوگوں کو harrass کرنا اور ان کو arrest کرنا اور harrassment پھیلانا میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی کوئی اچھی روایات نہیں ہیں لیکن یہ حربہ بھی وہ اختیار کر رہے ہیں کہ ایک علاقے میں اس قسم کی حرکات کریں اور چونکہ لوگ ڈرتے ہیں ان ---

جناب چیئرمین۔ آپ نے باقاعدہ تقریر شروع کر دی ہے اتنی لمبی کی ضرورت نہیں ہے point of order ہے بس آ گئی بات دونوں طرف سے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ یہ تقریر نہیں ہے میں یہ واقعہ کی طرف جا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ مختصر کریں ناں point of order پہ اتنی لمبی تقریر مناسب نہیں ہوتی ۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب یہاں تو پتہ نہیں کتنی کتنی دیر تک ، اگر آپ کو اچھی نہیں لگتیں ہماری باتیں تو آپ کی اور ہماری تو تھوڑی سی personal محبت بھی ہے ناں ایک دوسرے کے ساتھ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں میرا مطلب یہ ہے کہ general debate تو نہیں ہو رہی ناں so keep it precise جو بات کرنی ہے precise کریں ۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب میں تو ایک positive بات کہہ رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں positive, negative کی بات نہیں ہے میں کہہ رہا ہوں کہ point of order پہ ایک معاملہ اٹھایا ہے حکومت نے وضاحت کر دی ہے اس پہ اب لمبی تقریریں وہ پھر debate بن جاتی ہیں ۔

جناب منظور احمد گچکی۔ یہ تقریر نہیں ہے جی میں تو facts بتا رہا ہوں آپ کو ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں facts بتانے کے کئی اور موقعے بھی آئیں گے ناں ۔ میرا

مطلب ہے اگر یہ debate بن گیا -----

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب آپ خود ہی بولیں آپ تو بہت زیادہ بولتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اچھا۔ جی جناب تاج حیدر صاحب، مختصراً زیادہ لمبا نہیں کھینچنا اس کو۔

جناب تاج حیدر۔ جناب عالی! ایک جو غلط روایت پڑ چکی اور جس کی مذمت کرنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ جھوٹے اور فرضی واقعات کو بہانہ بنا کر مزید دہشت گردی کی جاتی ہے اور جس میں سرفہرست فرزانہ سلطان کیس ہے ایک جھوٹے واقعے کو اس طریقے سے اچھالا گیا اور 85 آدمیوں کو دہشت گردوں نے وہاں پر قتل کیا۔ جہاں تک بے گناہوں کے قتل کا تعلق ہے میں حکومت سندھ کی مذاکراتی ٹیم میں تھا اور ہم نے کئی بار ان کے سامنے یہ بات رکھی کہ ہر محلے اور ہر پولیس سٹیشن کے اندر غیر سیاسی معتبر لوگوں کی کمیٹیاں بنائی جائیں اور وہ کمیٹیاں ضمانت لیں اور وہ کمیٹی اس بات کو کہے کہ یہ شخص بے گناہ ہے اور اس طرح ہمیں پولیس کو discipline کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ ایم کیو ایم ہمیشہ اس کمیٹی سے پیچھے گئی ہے بلکہ جہاں جہاں کمیٹیاں بنی ہیں ان کمیٹی کے لوگوں کو دھمکیاں دی گئی ہیں کہ آپ اس کے بیچ میں نہ پڑیئے کیونکہ ان کی سیاست ہی لاشوں کی سیاست ہے۔ میں چوہدری طارق صاحب کی تجویز کو welcome کرتا ہوں اور میں نے جب کراچی پر بحث ہو رہی تھی تو informal طریقے سے I submitted it to many memebrs of the Senate کہ اگر جناب یہاں سے ایک کمیٹی جاتی ہے تو وہ ایم کیو ایم کے علاقوں میں جائے اور وہاں لوگوں سے پوچھے کہ ان کے ساتھ کیا گزر رہی ہے۔ دہشت گرد کس طریقے سے ان کو ستا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جی جناب اعوان صاحب۔

جناب امداد علی اعوان۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ میں کوئی لمبی چوڑی بات میں نہیں جاؤں گا لیکن ایک وکیل ہونے کے ناطے آج مجھے بڑا دکھ ہوا جب آفتاب شیخ صاحب نے ایک غلط روایت ڈال کر یہ کہا ایک جج کا ٹرانسفر اس وجہ سے ہوا یہ بالکل قطعی بے بنیاد ہے۔ پورے سندھ کے ججوں کی ٹرانسفر ہوئی ہے۔ اس میں اس کا نام ہے۔ یہ بالکل غلط بے بنیاد الزام ہے کہ اس وجہ سے اس کا ٹرانسفر کیا گیا ہے۔ جہاں تک میرا علم اور معلومات ہیں جس طرح میں نے اخبار میں پڑھا ہے اس میں یہی تھا کہ پورے سندھ کے ججز کی ٹرانسفر ہوئی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب! میرے دو تین پوائنٹس ہیں جن کو آپ کی خدمت میں

عرض کروں گا۔ جناب یہ جو مسئلہ ہے اس پر میں اتنی گزارش کروں گا کہ یہ جو دہشت گردی چاہے پارٹیوں کی طرف سے ہو یا کسی جماعت کی طرف سے ہو، ریاستی دہشت گردی ہو ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور جب تک rule of law اس ملک کے اندر نہیں ہو گا، عدالتوں کی آزادی نہیں ہو گی اور پریس کی آزادی نہیں ہو گی اس وقت تک یہ مشکلات رہیں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مجموعی طور پر قومی مسئلہ ہے کہ ساری سیاسی جماعتیں مل کر تشدد، دہشت گردی یہ چاہے کسی بھی شکل میں ہو پارٹیوں کی طرف سے ہو یا ریاست کی طرف سے ہو اس کی بھرپور مخالفت اور مذمت کی جائے۔ جب تک ہم اس طرح سے نہیں کریں گے یہ مشکلات ہمیں سٹیٹ کی طرف سے بھی اور پارٹیوں کی طرف سے جو تشدد ہو رہا ہے ان کی مشکلات ہمیں درپیش رہیں گی۔

میں جناب کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ کل traders کی لاہور میں ہڑتال ہوئی وہاں ان پر آنسو گیس، لاٹھی چارج کیا گیا یہ میری نظر میں بڑی زیادتی ہے کہ یہ سب کچھ کاروباری طبقے کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے ملک کے قانون میں یہ بڑی زیادتی کی گئی ہے کہ جو ہمارے اپنے ملک کے سرمایہ کار ہیں ان کی سرمایہ کاری کو کوئی تحفظ حاصل نہیں ہے۔ ابھی ملک کے اندر یہ سلسلہ چل پڑا ہے کہ بیرونی سرمایہ کار یہاں آکر کاروبار کرے۔ سرمایہ کاری کرے اور تجارت کرے۔ یہاں تک کہ اسلام آباد، لاہور میں اگر کوئی بھی دکان کھولے، ان کو اس بات کی اجازت ہے۔ تو یہ اس طرح کی جو آزادی ہے سرمایہ کاری کی، بیرونی سرمایہ کار کو، بیرونی ممالک کو یا بیرونی کاروباری لوگوں کو، تو یہ جو ہمارے اپنے local traders ہیں لوکل دکاندار ہیں، کاروباری لوگ ہیں سرمایہ کار ہیں ان کو کیا تحفظ ہوا؟ جناب والا! گلف جیسی اسٹیٹ ہے ادھر بھی یہ قانون ہے کہ آپ اس وقت تک بیرونی سرمایہ کاری نہیں کرسکتے جب تک کہ کسی مقامی کو اپنے ساتھ شریک نہ کرے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے مفادات کا تحفظ ہونا چاہیئے۔ اور ایک اہم سوال بلوچستان کی طرف سے، بلوچستان اسمبلی نے بھی قرارداد پاس کی ہے کہ وہاں آلو، پیاز کا جو موسم ہے زمیندار لوگ اور چھوٹے کاشتکار لوگ ہیں سارے بجلی کے بل بوتے پر جو ہے آلو پیاز کاشت کرتے ہیں۔ ابھی ایران سے جو ہے درآمد شروع ہو گئی ہے۔ جب بلوچستان کے کاشتکاروں اور زمینداروں نے عوام کے سامنے اپنی پیداوار لائے ہیں، وہ پھر ایران سے درآمد شروع ہوجاتی ہے۔ یہاں تک کہ ایران کی گاڑیاں ہمارے حدود کے اندر آجاتی ہیں۔ اور پاکستان کی گاڑیاں جو ہیں وہ تفتان سے آگے جا نہیں

سکتیں۔ تو ہم کہتے ہیں کہ جناب والا! ایک طرف سے بجلی مہنگی ہے یہ ایک اور مصیبت اور عذاب ہے لوگوں کے لئے۔ جب آپ ان کی پیداوار کا صحیح معاوضہ نہیں دیں گے ایران سے درآمدی جو آلو پیاز ہے یا سبزیاں یا پھل فروٹ ہیں تو کیسے وہ لوگ جو ہیں اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں گے۔ ان کی اکانومی کیسے بحال ہوگی۔ اور بجلی کا بھی آپ کو بتاؤں جناب بجلی بھی ایک تماشہ ہے ہمارے ملک کے اندر۔ میرے پاس ایک ہے آپ حیران ہونگے کہ یہ جو ہم صارفین ہیں ' یہ ظلم بجلی کا بھی آپ سنیں جناب۔ خاص طور پر یہ جو چھوٹے صارفین ہیں بے چارے' چھوٹے ملازمین ہیں' چھوٹے لوگ ہیں' جن کے گھر میں ایک آدھ بلب جلتا ہے' ان کے ساتھ انہوں نے اور سارے ملک کے ساتھ ' ہم اس میں بھی آپ سے مدد چاہیں گے کہ اس میں 141 جو ہیں ناں ' ایک صارف کا میرے پاس بل ہے۔ یہ 141 ہے یا 145 ہے یہ سرچارج ہے اور 87 روپے اس کے ساتھ جو ہے وہ additional surcharge ہے یہ مصیبت سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ additioinal surcharge کہاں سے ہے۔ 400 روپے تک بل پہنچ جاتے ہیں' غریب آدمی کا' ایک چھوٹے ملازم کا' ایک چھوٹے کاروباری آدمی۔ کہاں سے وہ اسے پورا کرے گا۔

جناب چیئرمین، ایک مسئلہ آپ کا یہ ہے کہ درآمد نہیں ہونی چاہیئے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ بجلی کے بلوں میں سرچارج پر آپ کہہ رہے ہیں۔ ٹھیک ہے سمجھ آگئی ہے۔ اور ایک ٹریڈرز کی ہڑتال کے بارے میں آپ نے کہا ہے کہ ان کا تحفظ ہونا چاہیئے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، ہاں قومی سرمایہ کار کا اور لوکل ٹریڈرز کا۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے جی۔ جی جناب عبدالرحمن صاحب۔ آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟ ملک صاحب اب ان کو لے آئیں۔

حاجی عبدالرحمن، جناب ایک دفعہ پہلے بھی ہوا ہے ایریٹیریا کے تبلیغی جماعت والوں کے لئے کہا گیا اور آپ نے بھی فرمایا تھا۔ اور وزیر صاحب نے فرمایا تھا پچھلے اجلاس میں کہ میں آپ کو کہہ دوں گا کہ کیا ہو گیا ہے اس کا۔ ابھی تک انہوں نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

جناب چیئرمین، کچھ نہیں ہوا اس کا۔ وہ بھی اب ملک صاحب کی جھولی میں ڈالیں گے اور کیا کر سکتے ہیں۔

حاجی عبدالرحمن، وزیر صاحب نے بھی فرمایا تھا ' این۔ ڈی۔ خان صاحب نے بھی

کہ میں آپ کو تمام معلومات فراہم کر دوں گا۔ ابھی تک انہوں نے کچھ نہیں بتایا۔

جناب چیئرمین، اچھا جناب۔

جناب چیئرمین، کیوں بھئی رضا صاحب کیا کرنا ہے اب۔

Mian Raza Rabbani: We can tak up the Privilege Motion. If there is adjournment.

جناب چیئرمین، There is one اشتیاق اظہر صاحب کا ہے وہ-------

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، آپ پکاریں گے تو وہ تشریف لے آئیں گے۔

جناب چیئرمین، نہیں میں نے بھیجا ہے پیغام کہ privilege motion ہے ان کا۔

جناب چیئرمین، دس منٹ کے لئے ایڈجرن کردیتے ہیں میرا خیال ہے۔

O.K. then adjourned for 10 minutes.

(At this stage the House adjourned for 10 minutes)

(مختصر وقفہ کے بعد اجلاس کی کارروائی دوبارہ زیر صدارت جناب چیئرمین جناب وسیم سجاد شروع ہوئی)

جناب چیئرمین۔ جی لاءمنسٹر صاحب۔

پروفیسر این۔ ڈی۔ خان۔ thank you جناب چیئرمین۔ پوائنٹ آف آرڈر کے اوپر جو مسئلہ اٹھایا گیا تھا اس پر قبل ازیں میں نے گورنمنٹ کا موقف آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے اور ویسے بھی گورنمنٹ کی negotiating team کے سربراہ کی حیثیت سے ہماری کوشش یہی ہے کہ کراچی میں مکمل طور پر امن و امان بحال کیا جائے اور دہشت گردی کی لہر ہے اسے قابو کر کے political issues کو negotiative settlement کے ذریعے سے achieve کیا جا سکے۔ لیکن آج جن واقعات کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا گیا اس کی تفصیلات سے انشاء اللہ کل ہاؤس کو آگاہ کیا جائے گا کیونکہ وزیر داخلہ صدر مملکت کے دورے کے سلسلے میں کراچی گئے ہوئے ہیں انشاء اللہ وہ کل واپس آ جائیں گے تو مزید تفصیلات سے اس ہاؤس کو آگاہ کریں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ کیا آج وہ نہیں ہیں یہاں پر ؟

پروفیسر این ڈی خان ۔ صدر صاحب کی visit ہے تو اس سلسلے میں

He is there, I believe that at 4 o clock he will be back.

جناب چیئرمین۔ مہربانی کرکے ان کو بتا دیں کہ یہ یہ نکات اٹھائے گئے ہیں ' یہ یہ۔ ان کے allegations ہیں تاکہ اس پر وہ مفصل رپورٹ منگوا سکیں اور ایوان کو بتا سکیں کہ کیا نکتہ نظر ہے۔ جی جناب آفتاب صاحب۔

Mr. Aftab Ahmad Sheikh: Sir, on this point of order which was raised earlier in the morning on which a reply was given by the Law Minister and now he has made a statement . My submission is that the mere fact that a point has been raised and you want an answer from the Interior Minister. He himself is a party to all this. We don't want any reply from the Interior Minister. I will refer you sir, to Rule 140 Sub Rule 2. The Senate can refer this matter to the proper committee for investigation. We will hear the view of the Law Minister and also the Interior Minister in a particular committee. Because sir, if you kindly see, what is the purpose of formation of a committee on human rights under Rule 142 (a).

Mr. Chairman: That is right, but what has the House got to do with that.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اس لئے کہ House refer کرتا ہے۔

Mr. Chairman: No, not necessarily---

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب آپ مجھے عرض کرنے دیں۔

Rule 140 (2). Each committee shall deal with subject assigned under the rules for the allocation and transaction of business of Government to the

Ministries or Divisions with which it is concerned or any other matter referred to it by the Senate.

اب جناب والا' رول 143 پر آ جائیے۔

All other matters including the composition and election of these committees shall be regulated', mutandis by rules regulating to standing committee --- all rules are applicable the Senate human rights committee.

اب Senate human rights committee کی terms of reference چار ہیں۔ a, b, c, d, ملاحظہ کیجیئے۔

(i) The committee shall review on a continuous basis the overall position of human rights violations in the country.

(ii) Receive representations from the affected persons, we have given representations. Receive repesentations from the affected persons, organizations and the International Agencies including the Human Rights Commission, regarding human rights violations in the country.

(iii) Ascertain if any violation of human rights has taken place and also identify the problem area -----

جناب چیئرمین۔ ابھی تو وہ یہی کہہ رہے ہیں کہ آپ نے چونکہ point of order raise کیا ہے ہم باقاعدہ اس کی تفصیل لے کر آپ کو بتا دیں گے۔ باقی آپ کے پاس جو اختیارات ہیں وہ ہیں ----

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین، میں آپ کو بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ جو کچھ ہم نے raise کیا ہے آج تیسری مرتبہ کیا ہے اس سے پہلے سینٹ کی دو نشستوں میں یہ باتیں آپ کے سامنے پیش کی گئیں۔ سوال یہ ہے کہ ان دنوں میں ہمیں جناب وزیر قانون نے جواب دیا تھا۔ انہوں نے انکار کیا تھا کہ نہیں، فاطمہ ہمارے قبضے میں نہیں ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا کہ وہ شازیہ فاروق کے بارے میں معلومات کریں گے اور بعد میں کل ٹیلی ویژن پر آیا کہ

شازیہ فاروق protective custody میں ہے ۔ ان تمام باتوں کا جواب وزیر قانون دیتے رہے ہیں اور اب یہ کہنا کہ وزیر داخلہ صاحب آئیں گے تو جواب دیں گے --

جناب چیئرمین۔ آج آپ نے جو point raise کیا ہے وہ specific ہے۔ آپ کے مطابق فیروز الدین کو عدالت میں پیش کیا گیا اس کا عدالت نے ریمانڈ نہیں دیا پھر آپ نے فرمایا کہ بعد میں ان کی custodial killing کی گئی۔

This is your allegation. What they are saying is that on that particular issue the Interior Minister will make a reply tomorrow.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب والا' بات یہ ہے کہ وزیر داخلہ کیوں جواب دیں جبکہ اب تک وزیر قانون جواب دیتے رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں ' آپ اس جواب کو مانیں' نہ مانیں وہ تو علیحدہ بات ہے لیکن point of order کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ You want a response from the Government. ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میری عرض آپ نے سن لی اب آپ مندوخیل صاحب کی بات سن لیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ جناب چیئرمین ! اس مسئلے پر میں موشن پیش کرنا چاہتا ہوں کہ 104 sub-rule (2) کے تحت اس مسئلے کو Human Rights Committee کو refer کیا جائے ۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں کس طرح ' کہاں لکھا ہوا ہے کہ refer کرنا ہوتا ہے ؟ Human Rights Committee کا جو Charter ہے وہاں پر ' دیکھیں ہماری Committees کا جو سلسلہ کار ہے اس میں یہ ہے کہ کمیٹی خود بھی take up کر سکتی ہے کسی چیز کو اور ریفر کرنے کے لئیے تو باقاعدہ ہاؤس کے سامنے موشن پیش ہو گا اس پر ووٹنگ ہوگی تو آپ چاہیں گے کہ باقاعدہ اس پر ووٹنگ کرائیں ؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ بالکل کریں گے ۔ جناب چیئرمین ! یہ ایسا مسئلہ ہے کہ جس میں کہ کون ملزم ہے اس پر کیا الزامات ہیں یہ مسئلہ اس وقت نہیں ہے ۔ مسئلہ یہ

ہے کہ ہمارے ملک میں آئین کی حکمرانی ، قوانین کی حکمرانی ہو اور آئین میں Human Rights, Fundamental Rights accused under trial یا کسی accused کے لئے باقاعدہ ایک proper قانون میں provisions ہیں ان قوانین کے provisions کے تحت جو سلوک ایک accused کے ساتھ، ایک accused کو جو کہ under trial ہو اس کو مارنا اس سے زیادہ human rights اور اس سے زیادہ fundamental rights کی خلاف ورزی اور violation کیا ہے؟ اور ابھی یہاں ایک ایسا process ہمارے ملک میں شروع ہو گیا ہے کہ کئی دنوں سے یہ بات کہ encounter, Police encounter ایسے ہی ہمیں cognizance لینا چاہئے کہ یہ عام کسی accused کو آپ گرفتار کرنا چاہیں بھی تو آپ کو warrant دکھانا پڑتا ہے اور یہاں بالکل ایک routine عمل بن گیا ہے کہ accused کو encounter میں مارتے ہیں accused arrested کو encounter میں مارتے ہیں اس لئے جناب والا ! یہ بڑا serious human rights اور fundamental rights کے violation کا مسئلہ ہے ۔ اس بات پر تو میں نہیں سمجھتا یہ جناب والا ! جب ممالک کی فوجیں ایک دوسرے سے لڑتی ہیں لیکن جب لوگ disarm ہوتے ہیں جنگی قیدی کی طرح دوسرا اس کے human rights ہوتے ہیں اس مسئلے پر لوگوں پر Luxembourg میں مقدمہ چلا ہے کہ human right کا مسئلہ ہے آپ نے کسی accused کو یا کسی جنگی قیدی کو یا کسی کو آپ نے کیوں وہ حقوق نہیں دیئے ؟ اور یہاں ہمارے ملک میں بر سر عام ہم یہاں یہ کہہ رہے ہیں کہ کل کسی شخص کے بارے میں اسلام آباد میں پولیس کو یہ اجازت ہے کہ اگر وہ accused ہے تو اس میں کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو arrest کرنے کی اس کی بجائے اس کو آپ گولی سے ماریں اور آسانی سے یہ کہہ دیں کہ جی وہ تو encounter تھا ۔ یہ بڑا serious rule of law, rule of Constitution کا مسئلہ ہے اس لئے ان کا یہ بہانہ ہر وقت جو بناتے ہیں کہ ہم جواب دیں گے ہمارا موقف کیا ہے۔ نہیں ہم سینیٹ کے لوگ جناب والا cognizance لیتے ہیں اس matter کا کہ human rights اور fundamental rights کی خلاف ورزی ہو رہی ہے یا نہیں ۔ ان کی باتوں پر with due respect ہمیں بالکل وہ statement دے بھی دیں اس لئے میں یہ move کرتا ہوں 236 کے تحت۔

جناب چیئرمین۔ نہیں مندوخیل صاحب اس طرح move نہ کریں ناں باقاعدہ دیکھیں ناں، اس کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ باقاعدہ ایک موشن ہوتا ہے وہ put کرنا پڑتا ہے suspend کرنا پڑتا ہے تو اس میں بجائے اس پر چلیں اگر کمیٹی کو خود بھی اختیارات ہیں کسی معاملے میں

جانے کے لئے تو کمیٹی کے پاس کیوں نہیں لے جاتے آپ اس کو۔ ہمارا جو طریقہ کار ہے وہ یہ ہے کہ کمیٹی کے پاس reference ہو سکتی ہے صحیح بات ہے in which the Committee is bound to look into it کمیٹی کو خود بھی اختیارات ہیں کہ کسی معاملے میں اگر اس کو اختیار دیا ہوا ہے رولز نے تو رولز کے مطابق وہ کام کرے ۔ اس میں بجائے اس کے کہ آپ اس کو باقاعدہ موشن لائیں اس وقت at about 1.30 p.m. in the afternoon جس کا باقاعدہ مجھے پھر پہلے کرانی پڑے گی پھر suspension move کرنا پڑے گا ۔ تو آپ اس جھگڑے میں کیوں پڑنا چاہتے ہیں ؛ ابھی تک تو یہ ہے کہ ہم نے کوشش کی ہے کہ کسی معاملے میں زیادہ divisions نہ ہوں تو اگر ایک معاملہ take up ہو سکتا ہے، مقصد حل ہو سکتا ہے تو کمیٹی کو اختیار ہے اس کے مطابق چلنے دیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا ! میں عرض کروں پتہ نہیں یہ مشورہ نہیں ہوا ہے لیکن ایسا کہہ سکتا ہوں کہ Chairman Human Rights Committee کے یہاں رسمی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ میں نے اس کا cognizance لے لیا ۔ ہماری کمیٹی اس کی لے گی یا تو minimum ورنہ suspension جناب والا یہ بہت بڑا مسئلہ ہے ' serious مسئلہ ہے تمام ملک میں ہو رہا ہے۔ ہمارا A ہو B ہو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ پہلے Law Minister کی بات سن لیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب والا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ

I am not going to attribute any motives to the other side. We have worked with harmony. We have not foreseen any division but what I foresee today is that in fact the time which is gained , which they want to gain today is to come tomorrow with their full strength. That is the whole purpose.

Mr. Chairman: Correct but this is what I want to avoid.

ایک سائیڈ پوری strength لے کر آ جاتی ہے ' کل دوسری آئے گی پھر جھگڑے ہوں گے ناں تو اس سے avoid کرنا چاہیئے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ آپ صحیح فرما رہے کہ avoid کرنا چاہیئے ۔ یہ موشن ہم نے

صبح سویرے raise کیا ہے۔ جناب والا یہ اتنا grave human rights violation ہے کہ اگر ایک آدمی کو عدالت میں بھیج دیا جائے اور وہاں اس کو مار دیا جائے۔

Mr. Chairman: Let me listen to the Law Minister.

وہ کیا کہتے ہیں؟

Mian Raza Rabbani: Sir, first of all I would like to submit that the question that has been raised and I think it is most unfortunate that Senator Aftab Sheikh should go on alleging motives. When the walk out took place in the morning , this is exactly what the Law Minister has said at that time that the matter pertains to the Province. It is a matter exclusively within the jurisdiction of law and order which is purely a Provincial subject and therefore, the Provincial Government will have to be consulted, it will have to be asked as to what are the exact facts of the case so that those facts could be placed before the House. I take exception to what the honourable Senator said that the Interior Minister is a party. The Interior Minister is not a party. The Interior Minister is a Government. He is a member of the Government and the Government is never a party in matters of law and order because under the Constitution it is the mandate of the Government, it is mandated upon the Government to protect the life, property and honour of the citizens and therefore, the Government is acting totally to discharge its constitutional responsibility. We have from day once said that we believe in the separation of terrorism and politics. For politics yes, if there is any political party which feels that within the system its rights are not being given to it then they should sit down and have a dialogue and for that purpose both the sides have nominated negotiating teams and those teams are carrying on the political exercise but law and order is purely a subject with

which the Government has to deal with under a constitutional mandate. So, therefore, I take exception to his saying that the Interior Minister is a party. Secondly, I take exception to his insinuation that the treasury would like to come in full force and would like to have its way tomorrow that is certainly not the position. The position even today is equally balanced. I can tell him as far as the numbers are concerned if he is under any misconception that his numbers are greater I would like to tell him that the position is balanced today, so that is not our point of view. I agree with you whole heartedly that there should be a consensus in the House and as far as, possible consensus should be taken.

جناب چیئرمین- چیئرمین human rights کیا کہتے ہیں؛

Mr. Khalil-ur-Rehman: Thank you Mr. Chairman. Sir, the Committee has taken the congnizance of human right violations from the very inception of the problem. Every time something came in writing and it was forwarded to the Interior Ministry and we have been getting interim replies, in fact one of them came today and I have shown it to Nasreen Jalil Sahiba and Aftab Sheikh Sahib but unfortunately nothing concrete has come from them as yet. We have given as much of a probe as possible to the Government and particularly the Ministry of Interior to come out with some concrete replies. Some of the answers which are satisfying but nothing so far has come to take up the issue in its perspective. Keeping that in view we had decided that we will have a meeting here on this very subject. And in fact it was decided today to have one tomorrow to immediately sort this issue out. But I won't personally say, sir, if this thing is referred or not referred, we are going to take up this issue.

جناب چیئرمین، بس پھر ٹھیک ہے۔ بات ختم ہوئی پھر کیا ہے۔ کیوں جی اعوان صاحب

ٹھیک ہے۔ جب اختیارات کمیٹیز کو بھی ہیں قانون کے مطابق چلیں۔ so why have division in the House unnecessarily on such matters. جبکہ معاملہ خود ویسے ہی جاسکتا ہے، کمیٹیاں دیکھ سکتی ہیں، ان کا اختیار ہے کسی کو اعتراض ہے تو وہاں پر بھی اعتراض کرسکتا ہے۔

Mr. Khalil-ur-Rehman: But, sir, there is a point, if the House refers it to the Committee, then it gives it a certain amount of legitimacy.

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ بس ٹھیک ہے جی، اگر اختیار ہے--------

(اس موقع پر عصر کی اذان دی گئی)

جناب چیئرمین، جی جناب مندوخیل صاحب، آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Sir, I was.

جناب چیئرمین، جی فرمائیے جی۔

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: I was just pointing out. We have no objection even to the Committee taking the cognisance of the matter because the rules say that the Committee is fully empowered to go into it and to submit their report in this matter. There has been persistent continuous repeated violation of human rights and we have been giving them information also. The only thing that I wanted to point out is the manner of cooperation shown to the Committee by the Minister for Interior that is something that you kindly take note of and I will request you that the Chairman of the Committee should apprise the House of the progress made in the matter.

جناب چیئرمین، وہ تو ہے ناں جی کہ اس routine rules میں سب کچھ لکھا ہوا ہے کہ کیا------

جناب آفتاب احمد شیخ، منسٹری والے جواب ہی نہیں دے رہے ہیں اس کو۔

جناب چیئرمین، بہرحال that is for the Chairman to look into۔

Mian Raza Rabbani: Sir, the honourable member says that no reply has been received, he is (+++++) the House.

(interruption)

جناب چیئرمین، بہرحال جو کام کرنا ہے وہ کمیٹی کو کرنا ہے۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Mr. Chairman, no, sir, no. The Law Minister has no licence to use this word (+++++) sir.

(interruption)

جناب چیئرمین، چلیں ٹھیک ہے بات تو سن لیں ناں۔

(interruption)

جناب چیئرمین، آپ کی بات سن لی ہے اب راجہ صاحب کی بات بھی سن لیں۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, my submission is that the word that has been used against me is (+++++)...........

جناب چیئرمین، جی it is expunged, it is expunged - جی جناب راجہ صاحب۔

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Mr. Chairman, thank you very much for expunging this remark. It was uncalled for. What I would like to say is, sir, ...

جناب چیئرمین۔ راجہ صاحب کی بات سن لیتے ہیں -

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب والا!

Thank you very much for expunging this remark. It was uncalled for. What I would like to say is sir...,

---

(+++++++) This word was expunged by the order of the Chairman.

Mian Raza Rabbani: If you look at the record.....

(interruption)

Mr. Chairman: You can use some better words.

(interruption)

جناب چیئرمین۔ راجہ صاحب کی بات سن لیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ یہ معاملہ اٹھایا گیا تھا کہ کراچی کے ایک شہری کو عدالت میں پیش کیا گیا ۔ عدالت نے اس کو judicial custody میں بھیج دیا ۔ اس شخص کے ساتھ جو اور دو آدمی تھے ، ان تینوں کو دوران custody مارا گیا۔ اس معاملہ پر ہم نے بطور protest walk out کیا ۔ اس دوران ہم میں خاصی negotiations ہوتی رہیں ۔ ہمارا مطالبہ یہ تھا کہ حکومت اس بارے میں specifically جواب دے ۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ اس واقعہ کی ہمارے پاس پوری تفصیلات نہیں ہیں کیونکہ وزیر داخلہ یہاں موجود نہیں ہیں ۔ اب اس پر یہی طے ہوا ہے کہ کل وزیر داخلہ یہاں آئیں گے اور وہ اس کا جواب دیں گے لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی ہوئی کہ Human Rights کی جو کمیٹی تھی ، اس کے چیئرمین صاحب نے اس واقعہ کا cognigzance لے لیا ہے ۔ اس کا نوٹس لے لیا ہے ۔ It is now on the agenda of the Committee ۔ ہمیں اس بات پر اطمینان ہے ، ہمیں خوشی ہے کہ اس پر threadbare بحث ہوگی اور یہ معاملہ کسی نتیجہ پر پہنچے گا اور اس کی رپورٹ ہاؤس میں بھی پیش کی جائے گی ۔ اس لئے اب اس پر مزید بحث مناسب نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اس لئے ہاؤس کو ملتوی کرتے ہیں ۔

قاضی حسین احمد۔ جناب والا ۔ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ قاضی حسین احمد صاحب !

قاضی حسین احمد۔ جناب والا ۔ یہ ایک بہت ہی اہم مسئلہ ہے جس پر پوری اپوزیشن یکجا ہے ۔ یہ بہت serious مسئلہ ہے ۔ پوری border and foreign policy is at stake ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ پر حکومت اپنی پالیسی واضح کرے اور اس صورت حال پر بھی روشنی ڈالے ۔

جناب والا ! اخبار میں یہ خبر آئی ہے کہ پاک ایران بارڈر بند کر دیا گیا ہے ۔ اگر واقعی یہ development ہوئی ہے تو یہ ملک کے مستقبل اور اس کی خارجہ پالیسی کے لئے بہت ہی خطرناک development ہے ۔ ایران ہمارا ایک ایسا دوست ہے ، جس کی دوستی پاکستان کے بننے کے بعد سے ایک مثالی دوستی رہی ہے ۔ ہمارے دشمن چاہتے ہیں کہ ہمارے پڑوسیوں سے ہمارے تعلقات خراب ہوں ۔ اس بارے میں جو بھی صورت حال ہے ، اس کی جو بھی وجہ ہے ، اس کے متعلق ہم چاہتے ہیں کہ حکومت اپنی پوزیشن واضح کرے اور اس سلسلے میں یہاں ایک statement دے ۔

جناب چیئرمین۔ وزیر قانون صاحب ! کیا آپ نے یہ بات جو قاضی صاحب نے کہی ہے ، نوٹ کر لی؟

پروفیسر این ڈی خان ۔ جی ہاں۔

جناب چیئرمین۔ جناب فضل آغا صاحب !

سید محمد فضل آغا۔ جناب والا ! اسی طرح کا ایک اور قومی اہمیت کا مسئلہ ہے کہ پچھلے کچھ دنوں سے اخبارات میں آ رہا تھا کہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ میں نہیں اٹھایا جا رہا ہے ۔پرسوں کے اخبارات میں صدر صاحب کی طرف سے بیان ہے کہ ہم اس دفعہ پورے زور سے کشمیر کے مسئلہ کو اقوام متحدہ میں اٹھائیں گے ۔ آج کے اخبارات میں سردار آصف صاحب کا statement آیا ہے کہ ہم مسئلہ کو نہیں اٹھا رہے ہیں ۔ اس لئے میری treasury benches سے گزارش ہے کہ وہ اس مسئلہ پر قوم کی صحیح راہنمائی کریں کہ اس مسئلہ کو وہاں پہ اٹھا رہے ہیں یا نہیں اٹھا رہے ہیں ۔ یہ بہت شرم کی بات ہے کہ Presidency سے ایک statement آ رہی ہے اور فارن آفس سے دوسری statement آ رہی ہے۔ جناب والا ! یہ بہت اہم issue ہے ، اس کو مذاق نہ بنایا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ treasury benches اس کا نوٹس لیں اور ہاؤس کو inform کریں کہ یہ کیا کرنا چاہ رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ جناب خلیل الرحمان صاحب ۔ کیا آپ بھی اس مسئلہ پہ بات کرنا چاہ رہے ہیں جو ختم ہو گیا ہے یا کوئی اور مسئلہ ہے؟ I think we will keep in reserve.

Mr. Khalilur Rehman: I will just to say that there is a meeting

tomorrow at 10.30 AM, therefore, the request is it to be raised.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ بہت سارے سینیٹروں نے ایک privilege motion

ں کیا' یہ بہت اہم ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ کل آ رہا ہے جو کہ ہمارے دو نائب قاصدوں کے جیل میں جانے کے بارے میں ہے۔وہ میں کل take up کروں گا۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ ان کو اختیار نہیں ہے کہ وہ انہیں گرفتار کریں۔

جناب چیئرمین۔ رضا ربانی صاحب! ہمارے سینٹ کے دو نائب قاصد' ان میں سے ایک کا تعلق پراچہ صاحب کی سٹینڈنگ کمیٹی سے ہے اور دوسرا دفتر میں ہے' ان کو پولیس نے پکڑ کر جیل میں ڈال دیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! unlawfully ڈالا ہے۔

جناب چیئرمین۔ unlawfully جیل میں ڈالا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ یہ مکان کی الاٹمنٹ کے بارے میں ہے۔جس کو مکان الاٹ نہیں ہوا ہے' وہ مکان کا مالک بن کر بیٹھ گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ ایک تازہ واقعہ ہے۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب کہہ رہے ہیں کہ ان کو جیل میں ڈالا بھی unlawfully گیا ہے۔ مہربانی کرکے اس کیس کو ذرا دیکھ لیں so that you can come up with a reply tomorrow جی وہ کل آرہا ہے ۔دو ہمارے Naib Qasid جیل میں چلے گئے ہیں In the mean time Law Minister Sahib یہ میں کل take up کروں گا۔ ہمارے دو Naib Qasid سینٹ کے ایک پراچہ صاحب کی کمیٹی سے تعلق ہے اور ایک دوسرے ہیں ان کو پولیس والوں نے پکڑ کر جیل میں ڈال دیا ہے

Dr. Abdul Hai Baluch: Unlawfully.

جناب چیئرمین۔ جی unlawfully ڈالا ہے۔ کہتے ہیں کہ unlawfully ڈالا ہے۔

بہرحال یہ تازہ واقعہ ہے تو ڈاکٹر عبدالحئی صاحب کہہ رہے ہیں کہ ڈالا بھی unlawfully ہے۔ تو ان کو مہربانی کرکے دیکھ لیں So that you can come up with the reply tomorrow and any other باقی the best reply would be if you tell us that they have been released. business today آج تو پھر کوئی اور کام نہیں ہو سکے گا۔ بھنڈر صاحب بھی آج نہیں ہیں

O.K. the House is adjourned to meet tomorrow at 4.00 p.m.

(The House was then adjourned to meet again on Sunday, at four of the clock in the evening on 2nd of the October, 1995.)

PCPPI—1064 (96) Senate—12-6-96—180.